ومن یتوکل علی اللہ فہو حسبہ
بعد الحمد للہ و نستعین … رسالہ در مقابلہ …
مسمی بہ
حق البیان
فی
ازالۃ البہتان
تصنیف تازہ
مولوی محمد ابراہیم صاحب وارد دہلی در جواب فرقہ لامذہب ہداہ اللہ
در مطبع مصطفائی محمد حسین خان ۱۲۸۳ طبع گردید

بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله رب العلمين الذي هدانا لاتباع سيد المرسلين وايدنا
بالهداية الى دعائم الدين ويسر لنا اقتفاء اثار السلف الصالحين وطهر
قلوبنا من التعصب والاحداث في الدين ونحمده ونستعينه في كل
احيان ونتوكل عليه ونعتصم به في كل زمان ونستغفره من الخطاء
والفحشاء والعصيان ونعوذ بالله من الشرور والغرور والغيان من
يهده الله فلا مضل له ومن يضلله فلا هادي له ونشهد ان لا اله
الا الله وحده لا شريك له ونشهد ان محمدا عبده ورسوله صلى
الله عليه وعلى سائر النبيين والمرسلين وعلى آله واصحابه الطيبين
الطاهرين وعلى ائمة المجتهدين الراشدين وتابعيهم وتبع التابعين

صلوٰۃ دائمۃ الی یوم الدین **اما بعد** حمد اور صلوٰۃ کی اضعف

عباد اللہ الکریم محمد ابراہیم ولد عبد الحکیم عفی اللہ عنہ وعن والدیہ وعن المسلمین

متوطن بنگالہ علاقہ سرسہ ضلع بیٹہیا نہ کا بہائی مسلمانون کی خدمت مین

التماس کرتا ہی کہ یہہ رسالہ مختصر مسمی بحق البیان فی ازالۃ البہتان تقلید ائمہ

اربعہ دین کی بیان مین مشتمل ہی ایک مقدمہ اور دو باب اور ایک خاتمہ پر واللہ

الموفق والمعین **مقدمہ در سبب تالیف** سبب تالیف اس رسالہ کا یہہ ہے کہ ۱۲۸۳ ہجری

مقدسہ مین بعض بعض لوگ بسبب جہل وغرور اور بی علمی اور بی شعوری کی لامذہب

ہو کر درپی تشنیع تقلید مشہور وتعین تقید بنور ائمہ اربعہ کی ہوئی اور مقلدان ائمہ

کو بدعتی اور طاغی اور زندیق کہنی لگی جیسا کہ کہا ہی انہون نی مولف رسالہ تقریر

الحق نی صفحہ پانچوین مین ابیات یہی ثابت ہے اون سب سے یہ برہان کہ ہی

تقلید مذہب بدع وطغیان ہی گزشتہ زراہ اہل سنت ہی بتاتی ہین جو واجب ہی

اب نہین اتنا سمجھتی ہین یہہ زندیق ہو کہ ہی تعمیل حق واجب تحقیق ہی عیاذا

باللہ من ذلک مقلدان کو کیا بلکہ کنایۃ ائمۃ المسلمین کو بہی اون سے بڑہ کر کہنی لگی کیونکہ

کنایہ ابلغ من الصریح کما لا یخفی علی الماہرین اور کنایۃ برا کہنا

ہی کا اس طرح سمجھا جاتا ہی کہ یہہ تو اظہر من الشمس ہے کہ جسکا پیشوا گمراہ ہو وہ تابع

بہی گمراہ ہی اور جسکا پیشوا راہ راست پر ہو وہ تابع ہی راہ راست پہ ہے قطعہ

پیشوا گمرہ ہی جسکا ایجوان وہ طریق راستی پر ہی کہان + ہی رہ صادق

پہ جسکا پیشوا + وہ طریق زیست پر ہی بیگمان + اور گوش ہوش سی سنا چاہی کہ

کہ ابوشکور سالمی حرنی کتاب تمہید مین کہ وہ علم عقاید سی ہی کس طرح لکہا ہی

من قال مومنا یا کافر فہو یصیر کافرا لما روی عن النبی صلی اللہ علیہ

وسلم من کان مومنا یا کافر فہو اولی بہ یعنی جو شخص کہتا ہی مومن کو ای کافر

پس وہی کافر ہوتا ہی اس واسطی کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو شخص

کہتا ہی مومن کو ای کافر پس وہی بہتر ہی ساتہ کافر ہونی کی اور ہزار ہا کتب معتبرہ

مین مذکور ہی کہ سوائی منکر مجمع علیہ کی کافر کہنا چاہی بہلا اس سی بہی بڑہ کر مسلمین کو

زندیق کہنا کہ جسکی حق مین علماء فقہا اور متکلمین لکہتی ہین من کان زندیقا

فبعد الاخذ لا تقبل توبتہ بل یقتل بالاتفاق وقبل الاخذ

قیل تقبل وقیل لا یعنی جو شخص ہوا زندیق پس پیچہی پکڑنی کی نہ قبول کیجاوی

توبہ اوسکی بلکہ قتل کیا جاوی باتفاق علمای اہل سنت وجماعت کی اور قبل پکڑنی کی

کہا گیا ہی قبول کیجاوی توبہ اور کہا گیا ہی نا قبول کیجاوی پس جب ایسا حال

دیکہا اس فقیر مسکین نی تو نظر المیش کریم ومخدوم مظہر علیخان صاحب حنفی المذہب کی دلمین

ایا کہ ایک رسالہ مختصر بیان تقلید ائمہ اربعہ مین ساتہہ دلیل کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ اور
اجماع امت اور قیاس کے لکہا جاوی بانیطور کہ جس سے رد ہو واہیات رسالہ تقریر الحق
لامذہب کا اور استیصال ہو بیخ لامذہبی کے اور تائید و تاکید ہو تقلید مذہبی کو تاکہ عوام
الناس اس فریب اور مکر سے لامذہبی دور رہین اور راہ راست علمای محققین شریعت پر
چلین تاکہ واصل ہوں طرف دار السلام اور جنت الفردوس کے پس اسی واسطی اس رسالہ
کو تالیف کیا ہی اور مین امیدوار پروردگار سی اجر حدیث شریف من دل علی
خیر فلہ اجر مثل فاعلہ کا ہون ای خداتعالی اس رسالہ کو عام اور خاص مین
پسندیدہ اور مقبول کیجو اور تمام مسلمین کو ثمرہ نفع اسکا پہنچیو الی یوم القیام
اور بہائی مسلمانون کے خدمت مین یہہ عرض ہے کہ بچشم انصاف سے اس رسالہ کو اول سی
آخر تک دیکہین اور عبارت اردو جانکر نفرت نکرین اور زبان سلیس اور غیر سلیس پر بہی طعن
نکرین بلکہ غور سی مطلب کو ملاحظہ فرماوین اور اگر اس عاجز سی کہین خطا ہوئی دیکہین
تو اوسی اصلاح دیوین اور عاجز سی یاد کرین اللہم اجعلنا من عبادک
الصالحین الذین لاخوف علیہم ولاہم یحزنون باب اول مشتمل
ہی تین فصلون پر فصل پہلی بیان تقلید مطلق ائمہ اربعہ کی مین فصل دوسری
بیان تقلید معین مین فصل تیسری بیان تعزیر منتقل مذاہب مین فصل پہلی

بیان تقلید مطلق ائمہ اربعہ کی ہیں فرمایا ہی اللہ سبحانہ جل شانہ نی یا ایہا الذین
امنوا اطیعوا اللہ واطیعوا الرسول واولی الامر منکم یعنی ای ایمان
والو طاعت کرو تم اللہ کے اور طاعت کرو رسول کے اور صاحبان امر کی جو تم میں سے
ہیں اور دوسری جگہہ فرمایا ہی اللہ سبحانہ اعظم شانہ نی فسئلوا اہل الذکر ان
کنتم لا تعلمون یعنی پس پوچھو تم اونسی جو اہل ذکر کی ہیں اگر نہیں جانتی ہو تم پس
جاننا چاہیی کہ یہہ آیت شریف ساتھہ اتفاق علما شریعت کے مخصص ہے واسطی
ضرورت اس بات کے کہ علما اہل سنت اور جماعت نے ہرگز اجازت اور رخصت
نہیں دی ہی واسطی پیروی کرنی فرقہ جبریہ اور قدریہ اور رفض اور خوارج کے
اور اسی طرح سبہہ فرقی ہی نہیں رخصت دیتی ہیں واسطی تابعداری کرنی اہل سنت
وجماعت کے پس واسطی انتظام اور ضبط کرنی دین اسلام کی اجماع کیا ہی اہل سنت
وجماعت نے ساتھہ تخصیص کرنی اس آیہ کریمہ کی باین طور کہ مراد اہل ذکر سی اب ائمہ
اربعہ ہیں اور سمجھنا چاہیی ساتھہ تخصیص کرنی اس طرح کی یہہ آیت شریف ہوی ظنی الدلالت
اور آیت ظنی الدلالت فائدہ دیتی ہی وجوب کا چنانچہ مذکور او مسطور ہے علم اصول اور
فقہ میں الواجب ما ثبت بدلیل فیہ شبہۃ وحکمہ کحکم الفرض عملا
یعنی واجب وہ چیز ہی جو ثابت ہو ساتھہ دلیل فیہ شبہہ کی اور حکم اوسکا مثل حکم فرض کے

ہی اسطی عمل کرنیکی پس واجب ہوئی تقلید ائمہ اربعہ کے عوام الناس پر بمقتضائے اسی تعریف اور
اجماع کے اور وہ اجماع اہل سنت وجماعت کا یہہ ہے جیسا نقل کیا ہی طحطاوی وغیرہ نے
کہا ہی طحطاوی نی شرح درمختار مین بیچ کتاب الذبایح کی قال بعض المفسرین فعلیکم
یا معشر المومنین اتباع الفرقة الناجیة المسماة باهل السنت والجماعة
فان نصرة الله وحفظه وتوفیقه فی موافقتهم وخذلانه وسخطه
ومقته فی مخالفتهم وهذه الطائفة الناجیة قد اجتمعت الیوم فی المذاهب
الاربعة هم الحنفیون والمالکیون والشافعیون والحنبلیون ومن کان
خارجا من هذه المذاهب الاربعة فی ذلک الزمان فهو من اهل البدعة والنار
انتہی یعنی کہا ہی بعض مفسرین نی پس لازم ہی تمہاری جماعت مومنین کے پیروی کرنی
فرقہ نجات پانی والون کے ایسا فرقہ جسکا نام رکھا گیا ہی اہل سنت وجماعت پس
بلاشبہ مدد اللہ تعالی کی اور حفاظت اوسکی اور توفیق اوسکی اونہون کے موافقت
مین ہی اور ناہونا مدد اللہ تعالی کا اور غضب اوسکا اور غصہ اوسکا اونہون کی مخالفت
مین ہی اور یہہ جماعت نجات پانیوالی بلاشبہ جمع ہوئی ہی آجکی دن مذاہب اربعہ مین کہ
وہ حنفی اور مالکی اور شافعی اور حنبلی ہین اور جو خارج ہوا ان مذاہب اربعہ سی اس زمانہ
مین پس وہ اہل بدعت اور اہل نار سی ہی پس مستفاد ہی اس سے کہ تقلید کرنی ائمہ اربعہ کے

طریق لزوم اور وجوب کیا ہے اور مخالف ائمہ اربعہ کا بدعتی اور ناری ہی افسوس صد
افسوس کیا حال ہے اوس شخص کا جو بدعت اور طغیان کہتا ہی تقلید ائمہ اربعہ شموس
دین کو بس ساتھہ تائید اس آیت شریف اور تحریر لطیف طحطاوی کی ساتھہ اجماع علمائے
اہل سنت وجماعت کے رد ہوا قول اوس شخص کا جو کہتا ہی **ابیات** یہی ثابت ہے
اون سب سے ببرہان * کہ ہی تقلید مذہب بدع وطغیان * نہین تقلید مذہب واجب وحق *
موجب اسکی ہین مرام ناحق * مخالف ہین ز اجماع صحابہ * وہ جو کہتی ہین واجب ہے
صحابہ * ہین برگشتہ ز راہ اہل سنت * بتاتی ہین جو واجب اخذ ملت * ہین بکتی بی براہین
و دلائل * نہین رکہتی تمیز حق وباطل * نہین رکہتی علوم حق ہی کچہہ مس * بجاری
اجہل مطلق ہین از بس * اکڑ بیٹہی احادیث قران کو * نہ پاتی مسلک امن وامان کو *
نہ کہتی پہر کہ ہی تقلید واجب * سمجہہ جاتی مناسب نا مناسب * نہ کہہ یون رہ روانہ حق
سی لڑتی * نہ اڑل نکی یون مذہب اڑتی * ولیکن منگی جو بی بہرہ دین * جو جاہتی
ہین سو بکتی ہین بدآئین * کبہی کہدیتی ہین تقلید واجب * یون کہتی ہین کبہی یہہ بد
مناصب * اور رد ہی قول اوس شخص کا بموجب تسلیم متانت قم ابن ہمام کمال الدین
صاحب فتح القدیر کی کہ اپنی کتاب تحریر مین کہ وہ علم اصول مین ہے قد انعقد
الاجماع علی عدم العمل بالمذاہب المخالفۃ للائمۃ الاربعۃ انتہی

یعنی پی تمسک منعقد ہوا ہی اجماع نا کرنی عمل پر پہا تہہ اینی مذہب کے جو مخالف ہو ائمہ
اربعہ کی یعنی اجماع ہی تقلید کرنی ائمہ اربعہ پر ساتہہ طریق وجوب کے اسلی کہ اگر
تقلید نکریگا تو کسی وقت مین مخالف ہوگا ائمہ اربعہ کی پس یہہ مخالفت منع ہی
بالاجماع اور کہا ہی صاحب بحر الرائق نی کتاب اشباہ النظائر مین فن اول مین

ان ما خالف للائمة الاربعة فهو مخالف للاجماع انتهی یعنی تحقیق جو چیز کی مخالف
چارون اماموں کی پس وہ مخالف ہی اجماع کی پس کلام صاحب بحر الرائق اور
فتح القدیر و التحریر سی صاف ظاہر ہوا جہوٹہہ اور طوفان و کذب و طغیان اور طاغی
المذہب باغی کا جو کہتا ہی ابیات کتاب بحر الرائق بہی مقرر ہی جسی وقع ہی تقلید
مدبر ہ وہم فتح القدیر از وجہ کامل کری ہی سن تری تقلید باطل وہی تحریر بہی با
شرح اتم پی تقلید مثل برق خارق اور کہا ہی قاضی ثناء اللہ پانی پتی نی تفسیر
مظہری مین تحت تفسیر اس آیہ کریمہ کی و لا یتخذ بعضنا بعضا اربابا من دون
اللہ فان اهل السنة والجماعة قد افترق بعد القرون الثلاثة او الاربعة
علی اربعة مذاهب ولم یبق فی فروع المسائل سوی هذه المذاهب الاربعة
فقد انعقد الاجماع المرکب علی بطلان قول یخالف کلهم وقد قال
رسول الله صلی الله علیه وسلم لا تجتمع امتی علی الضلالة وقال الله

تعالی ویتبع غیر سبیل المومنین نولہ ما تولی ونصلہ جہنم وساءت
مصیرا انتہی یعنی اور نہ بگڑی بعض ہا بعض کو رب سوائی اللہ کے پس تحقیق اہل سنت و
جماعت بلاشبہہ متفرق ہوئی ہین بعد قرون تین یا چار کے چار مذاہب اور نہیں باقی رہا کوئی
مذہب فروع مسائل مین سوائی ان چار مذہب کے پس بلاشبہہ منعقد ہوا اجماع مرکب باطل
ہونی اوس قول پہ جو مخالف ہو ان سب کے یعنی ائمہ اربعہ کے اور تحقیق فرمایا ہی رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نی نہین جمع ہوتی ہی امت میری گمراہی پہ اور فرمایا ہی اللہ کریم شانہ
عظیم نے اور جو کوئی پیروی کرتا ہی سوائی رستی مومنین کے پہیر دینگی ہم اوسکو جدہر وہ پہرا ہے
اور داخل کرینگی ہم اوسکو جہنم مین اور بری ہی وہ جگہہ پہر جانی کی یعنی بعد
صحابہ کرام رضوان اللہ عنہم اجمعین کے امت اہل اسلام کے متفرق ہو گئی تہتر فرقون
پہ بلکہ زیادہ بسبب فروع کی اور ہر ایک نے تمسک قرآن اور حدیث سے اپنی اپنی فہم کے
موافق لیکر مذہب مقرر کیا اور ہر ایک نے دعوی حقیت کا کرکی اپنی طرف لوگون
کو کہینچنا شروع کیا پہر بعد قرون ثلاثہ کی اتفاق کیا علماء اہل سنت وجماعت نے
مذہب ائمہ اربعہ کی پکڑنی پر اس لئے کہ اونہون نے بہت بہت سعیان اور کوششین
کر کر اجتہاد کیا باین طور کہ کوئی حدیث اور آیۃ پوشیدہ نہین رہی اونسی اور
نہین باقی رہا کوئی مسئلہ فروعی ایسا جہان دیا دریا فیض کا پس ضرور با لوجوب ہوئے

تقلید ائمہ اربعہ کی ہر مسلمان پر اِس لئی کہ مخالفت ائمہ کی نہی حرام بالاجماع اور
مخالفت نہین کریگا ائمہ کی مگر غیر مقلد پس تقلید چہوڑنی ہوئی حرام بالاجماع
پس عبارت مظہر یسی ظاہر ہوا جہوٹہہ اوس شخص کا جو کہتا ہی بیت سوا اون دو
مین سی ایک تو مظہری ہی کہ جو تقلید کے ردسی بہری ہی ؎ اور کہا ہی امام رازی
صاحب تفسیر کبیر نی کتاب محصول مین جو علم اصول مین ہی ان الامۃ اذا
اختلفت فی مسئلۃ علی اقوال کان اجماعہم علی ان ما عداها باطل انتہی
یعنی تحقیق جب امت مختلف ہوا ایک مسئلہ مین کئی اقوال پر تو اجماع اونکا ہوتا ہی اسبات
کہ سوائی اسکی باطل ہے پہر آگی اس عبارت کی کہا ہی المراد من الامۃ الائمۃ الاربعۃ
انتہی یعنی مراد امت سے ائمہ اربعہ ہین پس کلام امام فخر الدین رازی سی ثابت ہوئی تقلید
ائمہ اربعہ کی اور عدم مخالفت اونکی پس رد ہوا قول اوس شخص کا جو کہتا ہی بیت
امام فخر رازی کے بہی تفسیر سنو تقلید کی کرتی ہی تدمیر ؎ اب چشم انصاف سے دیکہنا چاہئے
کہ کس طرح اجماع ہی علمائی شریعت کا لزوم تقلید ائمہ اربعہ پر پس جو شخص خلاف کرتا ہے
اجماع اہل سنت وجماعت کا وہ مصداق اس آیت شریف کا ہی فرمایا ہی اللہ سبحانہ
اعظم شانہ ﴿وَيَتَّبِعْ غَيْرَ سَبِيلِ الْمُؤْمِنِينَ نُوَلِّهِ مَا تَوَلَّى وَنُصْلِهِ جَهَنَّمَ
وَسَاءَتْ مَصِيرًا﴾ یعنی جو شخص پیروی کری سوائی رستی مومنین کی پہیرینگی ہم اوسکو

جدہر پہرا اور داخل کریگی اوسکو جہنم مین اور وہ بری جگہہ ہی پہرنیکی اور وہ مصداق
ہی اس حدیث شریف کا فرمایا ہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی اتبعوا السواد
الاعظم فانہ من شذ شذ فی النار انتہی یعنی تابعداری کرو تم گروہ کثیر کے پس
تحقیق شان یہہ ہی جو جدا ہوا ڈالا جائیگا آگ مین اور اگر کوئی کہی کہ یہ تمام
خطا پر ہوں تو کیا ہی تو کہتی ہین ہم یہہ مخالف ہی قول رسول خدا صلی اللہ علیہ
وسلم کی اور وہ قول یہہ ہی ان اللہ لا یجتمع امتی علی الضلالۃ یعنی تحقیق
اللہ تعالی نہین جمع کرتا ہی امت میری کو ضلالت اور گمراہی پر جب ثابت ہوی تقلید مطلق
ائمہ اربعہ کی ساتھہ دلیل اور برہان کی پس لازم ہوا ہم پر بیان کرنا تقلید معین کا اسلیے
کہ اصل مقصود اور مطلب مسعود تو وہی ہی واللہ الموفق والمعین **فصل دوسری**
تقلید معین مین والسلام علی من اتبع الہدی اب سنا چاہئی ای بہائی مسلمانون ساتھہ
گوش ہوش کی تحقیق معنی تقلید کے عرف شرع مین اتباع کرنا ہی غیر مجتہد کا قول
مجتہد پر ایسا مجتہد جو راجح ہو نزدیک اوس کی اور یہہ تعریف مشتمل ہی امور ثلثہ
پر اول امر یہہ ہی کہ ہو تابع غیر مجتہد اس واسطی کہ اگر ہوگا وہ تابع مجتہد پس تقلید
مجتہد کو مجتہد کی حرام ہی بالاجماع جیسا ثابت ہی علم اصول مین لکھا ہی مسلم
الثبوت اور عضدی شرح مختصر ابن حاجب وغیرہا کتب اصول مین تو جسکو

بخلاف اجتہادہ کان باطلا اتفاقا لانہ یجب علیہ العمل بظنہ و
لا یجوز لہ التقلید مع اجتہادہ اجماعا یعنی اگر حکم کری مجتہد بخلاف اجتہاد
اپنی کی تو ہوگا حکم کرنا اوسکا باطل بالاتفاق اسواسطی کہ واجب ہے مجتہد پر عمل کرنا
ساتھ ظن اپنی کی اور نہیں ہی جائز واسطی اوسکی تقلید باوجود اجتہاد اپنی کے
بالاجماع اور کہ مرتا نی یہہ ہی کہ ہو متبوع مجتہد اسلئی کہ نہیں ہوتا ہی مفتی
احکام شریعت مین مگر مجتہد بالاجماع جیسا کہ کہا ہی طحطاوی نے شرح درمختار مین
اور شامی نی ردمختار مین اور صاحب بحر الرائق نی رسائل زینیہ مین قال
الشیخ ابن الہمام فی فتح القدیر قد استقر رای اصولیین علی ان
المفتی ہو المجتہد واما غیر المجتہد ممن حفظ اقوال المجتہد فلیس
بمفت والواجب علیہ اذا سئل ان یذکر قول المجتہد کالامام علی وجہ الحکایت
انتہی یعنی کہا ہی شیخ ابن ہمام نی فتح القدیر مین کہ تحقیق ہوئی مقرر رای اصولیون
کی اسبات پر کہ تحقیق مفتی مجتہد ہوتا ہی. غیر مجتہد ای پر غیر مجتہد اون لوگون
ہی کہ حفظ کری اقوال مجتہد کو اور واجب ہے اوسپر یہہ کہ جسوقت سوال کیا جاوی
تو ذکر کری قول مجتہد کو مثل امام کی حکایتا اور کہا ہی شیخ الاسلام عینی نی شرح
کنز مین کتاب قضا مین قال البزدوی فی اصولہ اجمع العلماء والفقہاء

على ان المفتي وجب ان يكون من اهل الاجتهاد وان لم يكن من اهل
الاجتهاد فلا يحل له ان يفتي الا بطريق الحكاية يعني کہاہی بزدوے
نی اپنی اصول مین کہ جمع ہوئی ہین علما اور فقہا اسبات پر کہ واجب ہے ہونا مفتی
کا اہل اجتہاد سی اور اگر نہو اہل اجتہاد سی پس نہین جائز ہی واسطی اوسکے فتوی دینا مگر
ساتہہ طریق حکایت کے یعنی فتوی دی تقلید پر تا کہ نا واقع ہو گمراہی مین اور کہا
ہی امام نووی نی شرح مسلم مین قال العلماء اجمع المسلمون على ان ذلك
الحديث في حاكم عالم اهل للحكم فان اصابه فله اجران اجر باجتهاده واجر
باصابته وان اخطاء فله اجر باجتهاده قالوا فاما من ليس باهل للحكم
فلا يحل له الحكم فان حكم فلا اجر له بل هو آثم ولا ينفذ حكمه فهو
عاص في جميع احكامه سواء وافق الصواب ام لا وهي مردودة كلها
ولا يعذر في شيء من ذلك انتهى يعني کہاہی علمانی کہ جمع ہوئی علمای مسلمین
اسبات پر کہ تحقیق یہہ حدیث عالم اہل حکم کی حق مین ہے یعنی مجتہد کی اور یہہ اشارہ طرف
اوس حدیث کی ہی جو وارد ہوئی ہی شان مجتہدین پس اگر ہوگا مصیب اوس حکم
مین تو واسطی اوسکی دو اجر ہین ایک اجتہاد کا اور دوسرا اصابت کا اور اگر ہوگا
مخطی پس واسطی اوسکی ایک ہے اجر ہی اجتہاد کا اور کہاہی علمانی اسپر جو شخص نہین ہے

اہل حلکا بس نہین ہی جایز اوسکو حکم کرنا ساتھہ اجتہاد کی اگر حکم کریگا تو نہین ہے
واسطی اوسکی اجر بلکہ گناہ گار ہی اور نہ جایز ہوگا حکم اوسکا بیس وہ عاصی ہے
جمیع احکام اپنی مین برابر ہی مصیب ہو یا مخطی اور یہہ جمیع احکام اوسکی مردود ہین
اور غیر معذور ہوگا جمیع حکم مین انتی پس معلوم ہوا کلام امام نووی کہ ضروری
تقلید کرنی عوام الناس پر اس لئی کہ یہہ عوام الناس غیر مجتہد ہین اور کہا ہی
عبد الوہاب شعرانی مالکی نے میزان الخضری مین فقد صرح العلماء بان
التقلید واجب علی کل ضعیف وقاصر النظر انتہی یعنی تحقیق
تصریح کیا ہی علمانی باین طور کہ تحقیق تقلید واجب ہے شخص ضعیف اور قاصر
نظر پر یعنی جو شخص نہین ہی مجتہد پس تقلید واجب ہے اوسپر نزدیک علما کی پس اسے
ثابت ہوا وجوب تقلید کا عوام الناس پر اور بخوبی رد ہوا قول اوس شخص کا
جو کہتا ہی بدعت وہ ہی میزان شعرانی بہی بی شک کہ ہی تقلید کی ہی جس سے
بیک اور امر ثالث یہہ ہی کہ ہو مجتہد متبوع راجح اور معتبر نزدیک اوس مقلد
کی اسلئی کہ تحقیق مجتہد کبہی مصیب ہوتا ہی حکم مین گاہی مخطی اور یہہ ثابت ہے ساتھ
کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ اور اجماع امت اور قیاس اور عقل کی اور نہین کہتا
ہی یہہ مختصر گنجایش اسکی تفصیل کی اسواسطی کہ بیان اسکا بتفصیل طول ہین ہی

پس اس لیئی یعنی بند کیا ہی قلم کو بیان سی پس اگر ہو کوئی طالب اسکی تصریح کا
تو رجوع کری طرف مطولات کی اب سنا چاہئی اس مسئلہ کو کہ مجتہد کبھی ہوتا ہی پہونچنی
والا ثواب کا اور کبھی ہوتا ہی خطا کا تفصیل اسکی یہہ ہی کہ اگر ہو ہر مجتہد مصیب
الصواب تو لازم آویگا اجتماع نقیضین کا عملاً اور اعتقاداً اس طرح پر مثلاً جتہاد
کیا دو مجتہدونی پہر کہا ایک نے یہہ فعل حلال ہی اور کہا دوسرے نی نقیض
اسکی یعنی حرام یا کہا ایک نے یہہ حکم واجب ہے اور کہا دوسرے نی نقیض اسکی یعنی
غیر واجب یا کہا ایک نے یہہ صحیح ہی اور کہا دوسرے نی غیر صحیح پس جب ہوا ایسا تو
لازم آیا اجتماع نقیضین کا عمل اور اعتقاد مین اور یہہ باطل اور محال ہی ساتھہ اتفاق
عقلاء انام کی جب باطل ہوا اجتماع نقیضین کا پس واجب ہوئی مقلد پر تقلید کرنی ایک مذہب کے علی سبیل
الدوام والاستمرار باتفاق جمیع علما کی چنانچہ تصریح کی ہی امام غزالی رح نی کیمیاء سعادت
مین بحث اداب الامر بالمعروف والنہی عن المنکر مین مخالفت صاحب مذہب خود کردن
نزد ہیچکس روا نباشد یعنی نہین ہی روا اختلاف کرنا صاحب مذہب اپنی کا نزدیک کسی کے
جب نا روا ہوئی مخالفت کرنی امام کی تو واجب ہوئی تقلید مذہب واحد کی پس ساتھہ
تائید کلام امام غزالی کی مردود ہوا قول اس شخص کا جو کہتا ہی سبب اہین نسبتہ
[illegible] اہل سنت تا بتاتی ہین جو واجب اخذ ملت ہے اور کہا ہی شیخ عارف حقانی عبدالوہاب

شعرانی مالکی صاحب یواقیت الجواہر نی میزان خضری مین واعلم انہ لا ینافی

ماذکرناہ من التزام العلماء للعامة بالتزام مذہب معین لانہم

ما الزموہم بذلک الا رحمة لہم فلولا الزامہم للعامی بالتزام مذہب

معین لضلوا عن الطریق الہدی انتہی یعنی جان تو تحقیق شان یہہ ہی کہ

نہین ہی منافی وہ چیز جو ذکر کیا ہی ہمنی اوسکو یعنی قبول التزام کرنی علما کی واسطی

عامی کی ساتھہ لزوم مذہب معین کی اس واسطی کہ تحقیق علمانی نہین لازم کیا ہے

عام پر مذہب معین مگر واسطی رحمت اونکی کی پس اگر نہ ہوتا لازم کرنا علما کا واسطی عامی کے

التزام مذہب معین کا تو البتہ عامی گمراہ ہوجاتی طریق ہدایت سے پہر کہا ہی اسی شیخ

نی بعد اسکی موضع دوسری مین اما من لم یصل الی شہود عین الشریعة الاولی وجب

علیہ التقلید بمذہب واحد کما مر تقریرہ خوفا من الوقوع فی الضلالة

وعلیہ عمل الناس الیوم انتہی یعنی ای پر جو شخص نہین ہی پہونچا ہی طرف شہود عین

شریعت اصلی کی واجب ہے اوسپر تقلید مذہب واحد کی چنانچہ گذری ہی تقریر اوسکی واسطی

خوف کی واقع ہونی سی گمراہی مین اور اسی پر عمل ہی یعنی فتوی ہی علما کا آج کے روز تک پس کلام شیخ

عبد الوہاب شعرانی کا مشعر اور مخبر ہی تقلید معین پر ساتھہ اتفاق علما انام کی پس صاف ظاہر ہوا

جہوٹ اوس شخص کا جو کہتا ہی ابیات یواقیت الجواہر عبارت سے ہی کہ ہی تعیین مذہب سے سلف لاکی

وہی میزان شعرانی ہی بےشک کہ ہی تقلید کی ہی جس سی ایک مذہب کی ثابت ہی
اون سب سے یہ بیان کہ ہی تقیید مذہب بدعت و طغیان اور کہاہی علامہ قہستانی حنفی نے
نقایہ شرح وقایہ میں جو مشہور ہی بجامع رموز قبل کتاب الاشربہ کے واعلم ان من جعل
الحق متعددا کالمعتزلۃ اثبت للعامی الخیار فی الاخذ من کل مذہب
ماہوا لا ومن جعل الحق واحدا کعلمائنا الزم العامی اماما واحدا کما فی الکشف فلو اخذ من کل مذہب
مباحہ صار فاسقا تاما کما فی شرح الطحاوی ومشایخنا قالوا ان مذہبنا
صواب یحتمل الخطاء ومذہب غیرنا خطاء یحتمل الصواب کما فی
المصفی انتہی یعنی جان تو تحقیق جو شخص کرتا ہی حق کو متعدد مثل معتزلہ کی وہ ثابت کرتا ہی
واسطی عامی کی خیار اوس چیز کا جو خواہش کرتا ہی ہر مذہب سے اور جو شخص کرتا ہی حق
کو واحد مثل علمائی ہماروں کے لازم کرتا ہی واسطی عامی کی امام واحد چنانچہ کشف
میں ہی پس اگر اخذ کریگا ہر مذہب سے مباح کو تو ہوگا فاسق پورا جیسا لکھا ہی شرح
طحاوی میں پس کلام قہستانی مشعر اور معلم ہی اسبات پر کہ جو شخص کہتا ہی ہر مجتہد
مصیب ہے مثل مذہب معتزلہ پس نزدیک اوس کی جایز ہی پکڑنا ہر مذہب سے موافق خواہش
کی اسواسطی کہ نہیں ہے خطا کسی میں نزدیک اوسکی اور جو شخص قائل ہی کہ ہر مجتہد کبھی مصیب الصواب ہی
اور کبھی خطا گر ہوتا ہی جیسا مذہب علماء ہماروں کا پس نزدیک اوسکی واجب ہے تقلید

پر التزام مذہب واحد کا تا کہ نا واقع ہو اتباع کثیر خطاؤن مین عمداً اور قصداً اور کہا ہے

صاحب بحر الرائق نی رسالہ رفع الغشاء عن وقتی العصر والعشاء مین فوجب علی

مقلد ابی حنیفہ ان یعمل بقولہ ولا یجوز لہ العمل بقول غیرہ لما نقل

الشیخ قاسم فی تصحیحہ عن جمیع الاصولیین انہ لا یصح الرجوع عن

التقلید بعد العمل بالاتفاق وھو المختار فی المذہب انتہی یعنی واجب ہے

مقلد ابی حنیفہ پر عمل کرنا ساتھ قول ابی حنیفہ کی اور نہین ہے جائز عمل کرنا ساتھ قول غیر

اوسکی کی اسواسطی کہ نقل کیا ہی شیخ قاسم نی تصحیح اپنی مین تمام اصولیون سے کہ

تحقیق نہین صحیح ہی رجوع کرنا تقلید سے بعد کرنی عمل کے بالاتفاق اور یہی مختار

ہی مذہب مین فائدہ پس سمجھا گیا ہی اس کلام سی کہ تحقیق مذہب مختار نزدیک تمام

اصولیون کے یہہ ہی کہ نہین ہی صحیح رجوع کرنا تقلید سے بعد کرنی عمل کی بالاتفاق

پس عبارت صاحب بحر الرائق سی صاف ظاہر ہوا جہوٹہ اوس شخص کا جو کہتا ہی بیت

کتاب بحر الرائق ہی مقرر ہی سب سے دفع ہی تقلید بدتر اور کہا ہی مولنا

شاہ عبد العزیز نی تفسیر فتح العزیز مین بیاسٹہی صفحہ مین کسانیکہ اطاعت

آنہا بحکم خدا فرض است شش گروہ اند ازان جملہ پیغمبران کہ اطاعت ایشان در

حقیقت اطاعت خداست زیرا کہ اطلاع بر اوامر و نواہی او تعالی بدون وساطت ایشان

صورت نمی بندد و ازان جملہ مجتہدین شریعت و شیوخ طریقت اند کہ حکم اتباع ایشان

بطریق وجوب تخییر نیز لازم الاتباع است بر عوام امت زیرا کہ فہم اسرار شریعت و دقایق

طریقت ایشان را میسر است فاسئلوا اہل الذکر ان کنتم لا تعلمون

یعنی وہ آدمی کہ اطاعت کرنی اونکی بحکم خدا فرض ہے چہ گروہ ہین از انجملہ پیغمبران

علیہم السلام ہین کہ اطاعت کرنی انکی حقیقت مین اطاعت خدا کی ہی اسواسطی

کہ مطلع ہونا اوامر اور نواہی خدا تعالی پر بغیر وسیلی پیغمبرون کے حاصل نہین ہوتا ہی اور

اون جملہ سی ائمہ مجتہدین شریعت اور شیوخ طریقت کی ہین کہ حکم اونکا ساتہہ طریق وجوب

تخییر کی بہی لازم الاتباع ہی عوام الناس پر اسواسطی کہ فہم باریکیون شریعت اور باریکیون

طریقت کا اونکو میسر ہی فرمایا اللہ تعالی نی سوال کرو تم اہل ذکر سی اگر تم

نہین جانتی ہو یعنی تابعداری کرنی ائمہ کی بر سبیل وجوب ہی عوام الناس پر ساتہہ

تخییر کی یعنی انہین سی ایک کو اختیار کر لینی ساتہہ طریق تعیین کے چنانچہ تفصیلا لکہا

ہی اسی مسئلہ کو مولانا ممدوح نی سوالات عشرہ مین اگر حنفی المذہب بمذہب شافعی

عمل نماید در بعض احکام یکی از سہ وجہ جائز است اول آنکہ دلایل کتاب و سنت در

نظر او در ان مسئلہ مذہب شافعی را ترجیح دہند دوم آنکہ حنفی در تنگی مبتلا شود کہ گذارہ بدون

اتباع مذہب شافعی نماند سیوم آنکہ شخصی باشد صاحب تقوی و در او را عمل باحتیاط منظور افتد

واحتیاط مذہب شافعی باید لیکن درین ترجیح شرط دیگر ہم ہست و آن اینست کہ بالیقین

واقع شود یعنی بسبب ترکیب ہر دو مذہب صورتے مستحق نشود کہ نزد ہر دو مذہب روا نباشد مثل آنکہ فصد را ناقض وضو نداند باز ہمان

وضو نماز عقب امام بی قراءة فاتحہ بگذارد کہ در ہیچ مذہب روا نباشد وضو بمذہب حنفی

باطل گشت و نماز بمذہب شافعی و اگر سوای این وجوہ ثلثہ ترک اقتدار حنفی نمودہ

اقتدا بشافعی نماید باید پرہیز کند کہ قریب بحرام است زیرا کہ لعب است در دین انتہی یعنی

اگر حنفی المذہب مذہب شافعی پر عمل کرے تو بعض احکام میں ساتھہ ایک وجہ کے وجوہ

ثلثہ سے جائز ہے اول یہہ کہ دلایل کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ نظر اوسکے میں اوس مسئلہ

میں مذہب شافعی کو ترجیح دیوین دوسری یہہ کہ کسی تنگی یا مشکل میں مبتلا ہو کہ گذارہ سواے

مذہب شافعی کے نہیں ہے تیسرے یہہ کہ کوئی شخص صاحب تقوی ہو اور اوسکو عمل ساتھہ

احتیاط کی نظر میں پڑے اور احتیاط مذہب شافعی میں پاوے لیکن ان ہر سہ وجہ میں

شرط دوسرے بہی ہے اور وہ یہہ ہے کہ بالیقین واقع ہووے یعنی بسبب ترکیب دونوں مذہب کے

صورت نہ بگڑے کیونکہ رد کرنا مذہب کا روا نہیں ہے مثل اوس شخص کے جو فصد کو ناقض

وضو جانتا ہے پہر ساتھہ اوسی وضو کی نماز بعد امام غیر قاری فاتحہ کی گذارے تو یہہ صورت

کسی مذہب میں روا نہیں اسلئے کہ وضو مذہب حنفی میں باطل ہے اور نماز مذہب شافعی میں

اور اگر سوای ان وجوہ ثلثہ کی ترک اقتدا حنفی کا کرکے اقتدا شافعی کا کرے یا برعکس تو یہہ

مکروہ تحریمہ ہی اس واسطی کہ یہہ لعب اور لہوی دین مین یعنی سواے ان تین وجوہ
تقلید تعیین کو چہوڑنا مکروہ تحریمہ اور لہو و لعب ہے اور پرہیز کرنا لہو و لعب سے واجب ہے بدلیل
آیہ شریعت کی فرمایا ہی اللہ ذو الجلال والاکرام نی وَذَرِ الَّذِينَ اتَّخَذُوا دِينَهُمْ لَعِبًا
وَلَهْوًا یعنی چہوڑ دو تم اون لوگون کو جو پکڑتی ہین دین اپنی کو لعب اور لہو جب
چہوڑنا ایک مذہب کا اور دوسرے طرف جانا ہوا قریب حرام کی پس تقلید مذہب معین
کی ہوئی واجب علی الدوام پس کلام مولانا شاہ عبد العزیز سی ظاہر ہوا جہوٹہہ اوس
شخص کا جو کہتا ہی **بیت** وہ تفسیر عزیزی ہی سن آیا ہے بنا تقلید کو کرتی ہے
ہمواسے سوال اگر کوئی کہی کہ مولینا شاہ عبد العزیز نی تفسیر عزیزی مین تقلید
کو منع لکہا ہی موضع دو مین جواب کہتی ہین ہم وہ بیان تقلید کفار مین ہی نہ ائمہ مسلمین
مین پہلا کچہہ تو سوچو کہ تقلید ائمہ مسلمین کے برابر تقلید کفار کی ہی یا کچہہ فرق ہی اگر نزدیک
اوسکی برابر ہین پہر اوس سی تو کچہہ بحث ہی نہین ہے اگر نزدیک اوسکی فرق ہی تو پہر
کس لئی اعتراض کرتا ہی تقلید ائمہ پر اور کہا ہی شیخ ولی اللہ دہلوی نی عقد الجید مین

المرجح عند الفقهاء ان العامي المنتسب الى مذهب له مذهب لا يجوز له مخالفه
انتہی یعنی مرجح نزدیک فقہا کی یہہ ہی کہ تحقیق عامی منسوب طرف کسی مذہب کے واسطی اوسکی
مذہب ایسا ہی کہ نہین جائز ہے واسطی اوسکی مخالفت مذہب کے یعنی تقلید مذہب واحد

بالوجوب ہے عوام الناس پہ بالاجماع پس اس عبارت عقد الجید سے خوب ظاہر ہوا جہم
اوس شخص کا جو کہتا ہی ملبیت اور عقد الجید ہے برحلق تقلید بلسان سیف قاطع
ہی زتشدید اور رد و مردود ہی یہہ قول ہی اوس شخص کا ملبیت ہین برگشتہ فروعات
خیر سی ۰ موجب ہینگی اس تقلید کی جو اور کہا ہی عبد البر مالکی نے رحمہ ان تتبع
رخص المذاهب غیر جائز بالاجماع انتہی یعنی ڈھونڈنا رخصت مذاہب
مین نہین جایز ہی بالاجماع اور کہا ہی شیخ الاسلام امام غزالی نے احیاء العلوم
مین ارکان امر بالمعروف والنہی عن المنکر مین من یری انہ یجوز لکل مقلد ان
یختار من المذاهب ما اراد غیر معتد بہ انتہی یعنی جو شخص اعتقاد کرتا ہی اسپر کہ
تحقیق جایز ہی واسطی ہر مقلد کی اختیار کرنا ہر مذہب سے موجب خواہش کے یہہ
اعتقاد اوسکا نامقبول ہی اور کہا ہی شیخ عبد الحق دہلوی نے صراط المستقیم مین مقدمہ
دیباچہ مین کہ قرار داد علماء مصلحت دین ایشان در آخر زمان تعیین و تخصیص مذہب
یعنی ثابت کیا ہی علمانے واسطی مصلحت دین عوام الناس کے آخر زمانہ مین تعیین اور
تخصیص مذہب واحد کو اب غور سے دیکہنا چاہی کہ کس طرح لکہتی ہین علماء دین مسئلہ تقلید
کو ساتہہ اتفاق جمیع علماء کی پس کس طرح صحیح اور درست ہو قول اوس شخص جو کہتا ہی
ابیات کہین تقلید مجتہد معین نہین ثابت نہ قول فقہا سے مگر البتہ کو متاخرین نے

سیطع نفس کے نفسانیون نی ہوئی مذہب سنتی نوش کر کر + کیا ہیگا تسند وحد یار سے
لکہاہی بعض قول صحیح نہین + کہ واجب ایک ہی مذہب کو کرلین + ہین گرشتہ زراہ
اہل سنت بتاتی ہین جو واجب اخذ ملت + ہہین رکہتی علوم حق سی کچہہ مس + بیچا
اجہل مطلق ہیت انہیں + اور کہاہی جلال الدین سیوطی نی کتاب عزیل الموہب مین

قال من مفتی المالکیة الیوم من تحول من مذهبه الی مذهب فلیس
فاصنع یعنی کہاہی بعض مفتیون مالکیون نی کہ آجکل مین جو کوئی پہری اپنی مذہب سے
طرف مذہب دوسری کی پس کیا اوسنی پس ظاہر ہوئی مفتیون مالکیون سے بہلائی تقلید
معین کے اور برائی تقلید غیر معین کے اور واجب ہے پہیر اختیار کرنا بہلائی اور ترک
کرنا برائی کا ساتہہ قول اللہ سبحانہ اعظم شانہ کی فاتبعوا احسن ما انزل الیکم
من ربکم یعنی پیروی کرو تم احسن اوس چیز کی کہ اوتاری گئی ہی طرف تمہاری
رب تمہاری سی اور ساتہہ اس قول اللہ کریم شانہ عظیم کی فاستبقوا الخیرات
یعنی سبقت کرو تم ای لوگو نیک چیزون کے
طرف پس بمقتضی کلام ان صاحبون اور کلام الہی سے کے واجب ہی تقلید مذہب
واحد کی ساتہہ طریق دوام اور استمرار کی اور کہاہی مولانا عبد العلی بحر العلوم لکہنوی
فی شرح تحریر مین کذا اللعامی لا انتقال من مذهب الی مذهب فی زماننا لا یجوز

لظهور الخیانة انتهى یعنی اس طرح انتقال کرنا مذہب سے طرف مذہب کے واسطے
عامی کی زمانہ ہماری مین نہین جائز ہے واسطے ظاہر ہونی خیانت کے اور کہاہی ملاعلی
قاری نے بیچ رسالہ جواب قفال مین یجب علی مقلد ان یعین مذهبا من
المذاهب اما مذهب الشافعی فی جمیع الوقائع والفروع واما مذهب ابی
حنیفة واما مذهب المالک واما مذهب الحنبل ولیس له ان ینتقل
من مذهب الشافعی ما یهواه ومن مذهب ابی حنیفة فی الباقی ما یرضاه
لان لو جوزنا ذلک لادی الی الخبط والخروج عن الضبط وحاله یرجع الی
نفی التکالیف لان مذهب الشافعی اذا اقتضی تحریم الشیء ومذهب
ابی حنیفة مثلا اباحة ذلک الشیء بعینه او علی عکس ذلک فهو
ان شاء مال الی الحل وان شاء مال الی الحرام فلا یتحقق الحل والحرمة
وفی ذلک اعلام التکلیف وابطال فائدته واستیصال قاعدته
وذلک باطل انتهى یعنی واجب ہی مقلد پر یہہ کہ معین کرلی ایک مذہب کو ان مذہبون
سی یا تو مذہب شافعی کو جمیع مسائل مین یا مذہب ابیحنیفہ کو یا مذہب مالک کو یا مذہب
حنبل کو اور نہین ہی جائز واسطے اوس مقلد کی یہہ کہ لیوی مذہب شافعی سی اوس چیز
کو کہ چاہی اور مذہب ابیحنیفہ سی اوس چیز کو کہ پسند کری اس لئی کہ اگر ہم جائز کہین

اسکو تو البتہ پہونچیگا طرف ضبط کی اور نکلیگی ضبط سی اور حاصل اسکا رجوع کرنا
ہی طرف نفی تکلیف کی اسلئی کہ مذہب شافعی کا جبکہ مقتضی ہو حرام کرنی ایک چیز کو
اور مذہب ابی حنیفہ کا مثلا مباح کرنی اوسی چیز بعینہ کو یا عکس اوسکی تو وہ اگر چاہیگا
میل کریگا طرف حلال کی اور چاہیگا میل کریگا طرف حرام کی پس نہین ثابت ہوگی
حلت اور حرمت اور اسمین معدوم کرنا ہی تکلیف کا اور باطل کرنا ہی اوسکی فائدہ کا اور
جبر سی اوکہیڑنا قاعدہ تکلیف کا ہی اور یہہ باطل ہی جب ثابت ہوئی یہہ بات پس واجب
ہوئی تقلید مذہب احد کی مقلد پر ساتہہ طریق دوام اور استمرار کی پس اب کلام مولینا
عبد العلی بحر العلوم اور ملا علی قاری سی بخوبی ظاہر ہوا جہوٹہہ اوس شخص کا جو کہتا ہی

ابیات اسی پر حضرت عبد العلی نے ÷ شہ بحر العلوم لکہنوی نی ÷ و مولانا نظام
الدین جی نی ÷ جلال الدین اور ملا علی نی کیا ہی اپنے تصنیفات مین درج ÷ کہ مذہب
چہوڑنی مین کچہہ نہین حرج ÷ اور کہا ہی ملا علی قاری نی شرح عین العلم مین فلو التزم

احد مذہبا کابی حنیفہ او الشافعی رحمہما اللہ تعالی فلزم علیہ
الاستمرار فلا یقلد غیرہ فی مسئلۃ من المسائل انتہی پس اگر کوئی التزام
کری مذہب کا مثلا مذہب ابی حنیفہ کو یا شافعی رحمہما اللہ کو پس لازم ہی اوسپر یہہ کہ
ہمیشگی کری اوسی مذہب کے پس نہ تقلید کری غیر مذہب کے کسی مسئلہ مین مسائل سی ÷

پس اس عبارت شرح عین العلم سے صاف ظاہر ہوا جھوٹ اوس شخص کا جو کہتا ہے مبیت
وارد ہیں شرح عین العلم سے ہاں نہ سن اس تقلید کو کرتے ہیں بی جان + اور کہا ہے فتاوی

عالمگیری مین اما المقلد فاذا ولاہ لیحکم بمذہب ابی حنیفۃ مثلا فلا یملک

المخالفۃ فیکون معزولا بالنسبۃ الی ذلک الحکم ہکذا فی فتح القدیر

انتہی یعنی ای پر مقلد پس سوائی اسکی نہین کہ حاکم کیا ہی اوسکو تاکہ حکم کری بموجب
مذہب ابی حنیفہ کی مثلا پس نہین ہی مالک مخالفت کا پس ہوگا معزول ساتھہ نسبت اس
حکم کی اسی طرح ہی فتح القدیر مین یعنی قاضی مقلد ابی حنیفہ کا فتوی دیوی بموجب مذہب
ابی حنیفہ صاحب کے اور نہ کری مخالفت مذہب کے اگر کریگا ایسا تو معزول کیا جاویگا
بنسبت اس حکم کی اور کہا ہی صاحب مختار نے در مختار مین اور صاحب فتح القدیر نے
فی تحریر اصول مین اور شیخ ابن حاجب مالکی نی مختصر اصول مین اور قاضی عضدی نے

شرح مختصر ابن حاجب مین وغیرہم نے ان الرجوع عن التقلید بعد العمل ممنوع

بالاتفاق انتہی یعنی رجوع کرنا تقلید سے بعد عمل کرنیکی منع ہی بالاتفاق یعنی واجب
ہی مقلد پر تقلید مذہب معین کی اور کہا ہی صاحب بحر الرائق نی رسالہ زینیہ مین

فوجب علی مقلد ابی حنیفۃ العمل بہ ولا یجوز لہ العمل بقول غیرہ لما نقل

الشیخ قاسم فی تصحیحہ عن جمیع الاصولین انہ لا یصح الرجوع عن

التقلید بعد العمل بالاتفاق یعنی نہین واجب ہے مقلد ابی حنیفہ رح پر عمل کرنا ساتھہ ا
مذہب کے اور نہین جائز ہی اوسکو عمل کرنا ساتھہ قول غیر اوسکی کے اسواسطی کہ نقل
کیا ہی شیخ قاسم نے جمیع اصولیون سے کہ تحقیق نہین صحیح ہی رجوع کرنا بعد عمل کرنیکی
بالاتفاق اور عبارت صاحب تحریر کے یہہ ہے کہ لا یرجع عما قلد فیہ ای عمل بہ اتفاقا
انتہی یعنی نہین ہی صحیح رجوع کرنا اوس چیز سی کہ تقلید کی ہی اوسمین یعنی عمل
کیا ہی ساتھہ اوسکی بالاتفاق پس کلام صاحب در مختار اور ابن حاجب شرح مختصر ابن حاجب اور عالمگیری
اور فتح القدیر اور تحریر اور صاحب بحر الرائق سی صاف ظاہر ہوا جھوٹ اور بہتان
وکذب طغیان اوس طاغی لا مذہب باغی کا جو کہتا ہی و اسطی بہکانی عوام الناس کے
ابیات وہ شرح ابن حاجب سے برابر + تن تقلید کو کرتی ہی بی سر + وہ عالمگیری علام
و انصاف کری ہی مطلع تقلید کو صاف + کتاب بحر رایق بہی مقرر + ہی جسسی دفع ہی
تقلید بدتر + وہم فتح القدیر از وجہ کامل + کری ہی سر تیر تقلید باطل + وہی تحریر
بہی با شرح واثق + پی تقلید مثل برق حارق + اور کہا ہی کتاب تصحیح مین بحث
تسمیع مین لا اخلاف ان یکون حنفیا فی بعض المسائل وشافعیا فی البعض کما عرف
فی مسائل التقلید انتہی یعنی نہین ہے خبر یہ کہ ہو ایک شخص حنفی بعض مسائل مین اور شافعی
بعض مین جیسا کہ پہچانا گیا ہی مسائل تقلید مین اور اس عبارت تصحیح پر مہرین ہین علما

مکی اور مدینی کی اونمین ہی شیخ عبد اللہ بن سراج ہین کہ جو سردار ہین مکی کی مدرسون کے اور
مولوی سید عبد اللہ کہ وہ مفتی ہین مکی کی اور مولوی سید عثمان کہ وہ مدرس ہین
مکی کی اور شیخ مصطفی جو حنفی اماموں کی رئیس ہین اور شیخ عبد القادر کہ وہ مدرس ہین
ابراہیم باشا کی اور شیخ محمد عابد سندہی کہ وہ مدینی کی بڑی مدرس ہین اور مولوی
صالح کہ وہ مدینہ کی مدرس ہین اور محمد ابو السعادات کہ وہ مسجد نبوی کی امام ہین
اور مولوی سید محمد اور مولوی محی الدین اور مولوی عبد اللہ اور مولوی سید علی
اور سوائی انکی بہت سے عالموں کے اسپر مہرین ہین اور کہا ہی صاحب تفسیر احمدی نے
تفسیر احمدی مین جو استاد ہین عالمگیر بادشاہ کی اذا التزم مذھبا یجب علیہ
ان یدوم علی مذھب التزمہ ولا ینتقل الی مذھب اخر انتہی یعنی جب
لازم کیا التزام مذہب کا پس واجب ہے اوسپر یہہ کہ مداومت کری اوس مذہب پر کہ
التزام کیا ہی اوسکا اور نہ انتقال کری طرف دوسرے مذہب کے اور کہا ہی امام
غزالی نے احیاء علوم مین کہ مذکور ہی علی کل مقلد اتباع مقلدہ فی کل
تفصیل یعنی لازم ہی ہر مقلد پر تابعداری کرنی امام اپنی کی ہر تفصیل مین پہر
اگی کہا ہی اذ مخالفۃ للمقلد متفق علی کونہ منکرا بین المحصلین
وھو عاص بالمخالفۃ اسواسطی کہ مخالفت کرنی امام کی مقلد پر ہی حرام

اتفاق کیا ہی اسپر محصلین نے اور وہ گناہ گار ہی ساتھہ مخالفت کرنی اسکے
اور کہا ہی صاحب قنیہ نی قنیہ مین لیس للعامی ان یتحول من مذہب الی
مذہب حق انتہی یعنی نہین ہی جایز واسطی عامی کی انتقال کرنا مذہب سے
طرف مذہب دوسری کی اور عارف حقانی شیخ عبد الحق محدث حنفی دہلوی نی کہا ہی کتاب
صراط المستقیم مین مقدمہ دیباچہ مین خلاصہ اوسکا یہہ ہی کہ علماء متاخرین نے
تعیین مذہب اور اتباع مذہب واحد کو واجب سے گنا ہی مراد متاخرین سی علمائی بعد
سنہ ۲۰۰ مائتین ہجرت نبویہ کی ہین چنانچہ کہا ہی شیخ ولی اللہ دہلوی نے حجۃ اللہ نی کتاب
انصاف فی حل الاختلاف مین اعلم ان الناس کانوا فی مائۃ الاولی
والثانیۃ غیر مجمعین علی التقلید بمذہب واحد بعینہ وبعد
المأتین ظہر فیہم التمذہب للمجتہدین باعیانہم وقل من لا یعتمد
علی مذہب مجتہد بعینہ وکان ہذا ہو الواجب فی ذلک الزمان یعنی جان تو
تحقیق تہی علماء سنہ اول اور ثانی مین غیر جمع ہونی والی تقلید مذہب معین پر
پہر بعد اوسکی ظاہر ہوا اونہون مین مذہب پکڑنا مجتہدین کا ساتھہ معین کرنی
اونکی کی اور قلیل تہی نہ اعتماد کرنی والے مذہب مجتہد معینہ پر اور تہا یہی واجب اس
زمانہ مین یعنی بعد سنہ ۲۰۰ دوسی ہجرۃ نبویہ کی علماء نی التزام کیا پکڑنی مذہب معین کسی ساتھہ

طریق وجوب کی پس اس تقریر سی رد ہوا قول اوس شخص کا جو کہتا ہی ابیات ؎

اور عقد الجید بہی بر خلق تقلید * بسان سیف قاطع ہی ز تشدید * ہیں گشتہ

ز راہِ اہل سنت * بتاتی ہین جو واجب اخذ ملت * نہین رکہتی علوم حق سی

کچہہ مس * بیچاری اجہل مطلق ہین از بس * ولیکن ہین گی جو لی بہرۂ دین *

جو یہ امتی ہاہی سو کہتی ہین بدآئین کبہی کہدیتی ہین تقلید واجب یون کہتی ہین

کبہی یہہ بد مناسب نہین اتنا سمجہتی ہین یہہ نہ تدقیق * کہ ہی تعمیل حق واجب

بہ تحقیق * اور اسی طرح ہزارہا علمانی نقل کیا ہی اس مسئلہ تقلید کو تصنیفات (نعوذ باللہ من ذالک)

پی نتہار مین اور اکتفا کیا ہی ہمنی اسی پر پس یہی دلیل کافی اور برہان وافی ہے

واسطی عمل کرنی کی اب سننا چاہی ای بہائی مسلمانون سا تہہ گوش اور ہوش کے

جب ثابت ہوئی تقلید معین سا تہہ اجماع اہل سنت اور جماعت کے پس ثابت ہوا باطل

ہونا تلفیق اور انتقال مذہب کا سا تہہ اس طرح کی کہ پوچہتی ہین ہم مجوز تلفیق اور انتقال سے

آیا مسایل دین کی میان ائمہ اربعہ کی اختلافی ہین یا اجماعی پس اگر ہین اجماعی تو اتباع

اونکا واجب ہے بالاجماع اور اسمین نہین ثابت ہوتا ہی انتقال المذہب الی کہ انتقال

ثابت ہوتا ہی امر متغائر مین اور یہان تو ضد ہی تغائر کی پس اگر انتقال کریگا طرف

غیر ائمہ اربعہ کی تو وہ باطل ہے بالاجماع اور ہوگا وہ منتقل مصداق اس آیۃ شریف کا

ویتبع غیر سبیل المومنین نوله ما تولی ونصله جهنم وساءت مصیرا
یعنی جو پیروی کری سوای رستی مومنون کی تو پہیرینگی اوسکو اوس طرف جدہر
پہیرای اور داخل کرینگی اوسکو ہم جہنم مین اور بری ہی جگہہ پہرجانیکی اور
مصداق ہوگا اس حدیث شریف کے اتبعوا السواد الاعظم فان من شذ
شذ فی النار یعنی تابعداری کرو تم جماعت کثیر کی پس تحقیق جو شخص ہوا علیحدہ
علیحدہ کیا جائیگا آگ مین اور اگر وہ مسائل دین کی ہین اختلافی یعنی ایک مذہب
مین حلال اور دوسری مین حرام یا برعکس تو مقلد بعد اختیار کرنی کسی مذہب کے دو امر
سی خالی نہین ہے یا تو جایز رکہی گا دونون کو وقت واحد مین یا نہین اگر جائز رکہی
گا دونون کو وقت واحد مین تو لازم آویگا اجتماع نقیضین کا اور یہہ محال اور باطل
ہی باجماع عقلاء انام کے ان النقیضین لا یجتمعان پس اگر نہین جایز
رکہی گا دونون کو وقت واحد مین تو پہر بہی خالی نہین ہی دو امر سی یا تو وہ
دور کریگا اس طرح پرکہ انتقال کریگا حلت سی طرف حرمت کی اور حرمت سے طرف
حلت کے یا نہین انتقال کریگا بلکہ بالاستمرار رہیگا مذہب واحد پر پس اگر انتقال
کریگا حلت سے طرف حرمت کے اور حرمت سے طرف حلت کے مثلا تو یہہ منع ہی باتفاق
علماء اہل سنت و جماعت کے ساتہہ دلیل قول اللہ سبحانہ جل شانہ کی الذین

کفروا یحلونه عاما ویحرمونه عاما انتہی یعنی وہ لوگ جو کافر ہوئی ہین حلال جانتی ہین اوسکو ایکسال مین اور حرام جانتی ہین اوسکو ایکسال مین پس یہہ آیت صریح ہی اوس شخص کے مذمت مین جو کبہی اعتقاد کری حلت کا ایک چیز مین اور کبہی اعتقاد حرمت کا اوسی چیز مین پہر وہ اگر نہین انتقال کریگا ایک مذہب سے طرف دوسرے کی بلکہ باستمرار رہیگا مذہب ایک پر تو یہی تقلید معین ہی پس ثابت ہوا مدعی ہمارا ساتہہ ابطال مدعی خصم کے عقلا و نقلا پہر ہم کہتی ہین کہ تقلید تین قسم پر ہی قسم اول تقلید تعیین اور یہہ جائز ہی باجماع علماء اہل سنت وجماعت کی جس طرح بیان اوپر گذرا ہی اور قسم ثانی تقلید مخالف ائمہ اربعہ کی اور یہہ باطل اور منع ہی ساتہہ اجماع علماء فقہا اور اصولیون کی جس طرح مرقوم ہوا ہی اول مین اور قسم ثالث تقلید غیر معین اور یہہ مشتبہ ہی درمیان دونون امرون کی یعنی جواز اور ناجواز مین پس ان تین قسمون سی قسم اول درست صحیح اور مفید ہی واسطی عمل کرنی کی اور قسم ثانی اور ثالث غیر صحیح ہی ساتہہ دلیل حدیث شریف کے جو روایت کی گئی ہی عبد اللہ بن عباس سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی الامور

ثلثة امر بین رشده فاتبعه وامر بین غیه فاجتنبه وامر مختلف فیه

فکله الی الله رواه احمد انتہی یعنی امر تین ہین ایک تو ایسا امر ہی کہ ظاہر ہو بہلائی اور ہدایت اوسکی پس تابعداری کر تو اوسکی اور دوسرا ایسا ہی کہ ظاہر ہی برائی اور گمراہی

اوسکی پس بچ تو اوسی اور تیسرا امر ایسا ہی کہ مشتبہ ہی ہلای اور رائی مین یعنی مختلف
فیہ ہی درمیان علما کی پس تو سونپ او سکو طرف اللہ کے پس تقلید قسم اول کی داخل
ہی امر رشد مین اور قسم ثانی سے داخل ہی امر غیی مین اور قسم ثالث داخل ہے قسم ثالث
مین پس جب تقلید معین ہوی امر رشد مین تو واجب ہوا عمل کرنا تقلید تعیین اور واجب
ہوا ترک کرنا تقلید مخالف ائمہ اور غیر معین کا اور ساتھہ دلیل حدیث شریف دوسرے
کی جو روایت کی گئی ہی نعمان بن بشیر سی کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی الحلال

بین والحرام بین وبینہما امور مشتبہات لا یعلمہن کثیر من الناس

ومن اتقی الشبہات فقد استبرأ لدینہ وعرضہ ومن وقع فی الشبہات

وقع فی الحرام والحدیث متفق علیہ یعنی حلال ظاہر ہی اور حرام ظاہر ہی اور
درمیان حلال اور حرام کی امور مشتبہہ ہین نہین جانتے اونکو بہت لوگ پس جو
کوئی بچا شبہات سی پس بلا شبہہ بچا لیا اوسنے دین اپنا اور ابروی اپنے اور جو کوئی
پڑا شبہات مین پڑا حرام مین آخر تک بخاری او مسلم مین ہے بیان اسکا یہہ ہے
کہ قسم اول تقلید کی اون تین قسمون مین سی حلال ظاہر ہی اصلی کہ وہ جائز ہی
بالاجماع اور قسم دوسرے حرام ظاہر ہی اصلی کہ وہ غیر جائز ہی بالاجماع اور قسم
تیسری مشتبہہ ہی درمیان اول دونوں کی پس مرتکب اوسکا واقع ہوگا حرام مین

پس ترک اسکا واجب ہوا اس حدیث شریف سی اور ساتھہ حدیث حسن بن علی بن

ابی طالب کے قال حفظت من رسول الله صلی الله علیه وسلم دع ما

یریبك الی ما لا یریبك رواه ابن حبان فی صحیحه والحاکم والنسائی

والترمذی وقال الترمذی هذا حدیث حسن ذکره فی فتح المبین

شرح الاربعین یعنی کہا حضرت حسن رض نی کہ یاد کیا مینی رسولخدا صلی الله علیه وسلم

سے کہ چھوڑ اوس چیز کو کہ شک مین ڈالی تجکو اور رجوع کر طرف اوس چیز کی

کہ نہ شک مین ڈالی تجکو یعنی متیقن ہو روایت کیا اسکو ابن حبان نی بیچ صحیح اپنے

کی اور حاکم اور نسای اور ترمذی نی بہی اور کہا ترمذی نی یہہ حدیث حسن ہے

ذکر کیا اوسکو فتح المبین شرح الاربعین مین بیان اسکا یہہ ہے کہ قسم اول تقلید

متیقن ہی ساتھہ حلت کے اس لئے کہ وہ جایز ہی بالاجماع اور قسم دوسرے

متیقن ہی ساتھہ حرمت کے اس لئی کہ وہ غیر جائز ہی بالاجماع اور قسم تیسرے

مشکوک ہے جیسا کہ اوپر گذرا ہی پس ترک اسکا واجب ہوا اس حدیث سے اور حقیقت

مین یہہ حدیثین نفس ہین اس آیہ کریمہ کی الا ان الظن لا یغنی من الحق شیئا

یعنی آگاہ ہو تحقیق گمان اور شبہہ نہین بی پروا کر سکتا ہی حق سی یعنی یقین سے

کچھہ پس اس آیت سی بہی ثابت ہوا جو کچھہ ثابت ہوا پہلی حدیثون سی اس لئے کہ

تقلید تعین متیقن ہی اور تقلید غیر معین متشکک ہے پس تقلید غیر معین نہ لی پروا اگر سکے
کی تقلید معین سے کچہہ اور اسی معنی مین ہی قول اللہ تعالے جلشانہ کا فاتبعوا احسن
ما انزل الیکم من ربکم یعنی پیروی کرو تم اوس حسن چیز کی کہ اوتاری گئی ہی طرف
تمہاری رب تمہارے سی پس ثابت ہیہ کہ جو متیقن اور راجح اور مجمع علیہ ہے احسن ہے
متشکک اور مرجوح اور مختلف سے پس ثابت ہوی تقلید معین ساتہہ کتاب اللہ اور
سنت رسول اللہ اور اجماع اہل سنت اور قیاس کے علی سبیل الوجوب اور ثابت ہوے
ترک تقلید غیر معین کے جب ثابت ہوئی تقلید معین ساتہہ چارون دلیل شریعت کے
ساتہہ ابطال تقلید غیر معین کی پس وہو اقول اوس شخص کا جو کہتا ہی ابیات
یہی ثابت ہی ان سب سے یہ برہان ✽ کہ ہی تقلید مذہب بدع و طغیان ✽ ہین گرشتہ
زراہ اہل سنت ✽ بتاتی ہین جو واجب اجذ لت ✽ ہین کچی لی براہین و دلایل ✽ نہین
رکہتی تمیز حق و باطل ✽ نہین رکہتی علوم حق سی کچہہ مس ✽ بچاری اجہل مطلق ہین از
بس ✽ نہین اتنا سمجھتی ہین یہہ نہ دیق ✽ کہ ہی تعمیل حق واجب بتحقیق ✽ اللہم انا
نعوذ بک من ہذہ الکلمات الفحشاء فی حق المسلمین المومنین
الحمد للہ جاء الحق و زھق الباطل زھوقا بیت خوشا باش بلبل
بیا در بہار ✽ بخندید گل دور شد خس و خار ✽ اللہم ثبت اقدامنا علی حقیقتہ

شریعہ رسول اللہ وملۃ حنیفۃ الحنیفاء وانصرنا علی القوم المتعصبین

الظالمین **فصل** در تعزیر منتقل مذہب نقل کیا ہی صاحب حموی نی شرح اشباہ

نظائر مین کتاب تعزیر مین وفی الفتح قالوا ان منتقل من مذہب الی مذہب

اجتہاد ثم لیستو جب التعزیر انتہی یعنی کتاب فتح مین ہی کہ کہا ہی فقہانی انتقال

کرنیوالا ایک مذہب سی طرف دوسری مذہب کے گناہ کار لایق تعزیر کی ہی اور کہا

ہی فتاوی عالمگیری مین باب تعزیر مین حنفی ارتحل الی مذہب الشافعی رحمہما

اللہ یعزر کذا فی جواہر الاخلاطی انتہی یعنی جو حنفی المذہب انتقال کری

طرف مذہب شافعی کے تعزیر دیا جاوی اسی طرح ہی جواہر اخلاطی مین اور

لکھا ہی شرح درمختار مین نیچی قول المنتقل الی مذہب الشافعی یعزر کی فان

العلماء حاشاہم اللہ تعالی ان یریدوا الازدراء بمذہب الشافعی وغیرہ

بل یطلقون تلک العبارات للمنع من الانتقال خوفا من التلاعب

بمذہب المجتہدین ویدل علی ذلک ما فی القنیۃ ناقلا من بعض

کتب المذہب لیس للعامی ان یتحول من مذہب الی مذہب یستوی

فیہ الشافعی والحنفی انتہی یعنی تحقیق علماء پاک رکھی اونکو اللہ تعالی

جل شانہ وعم نوالہ ہجو کرنے مذہب شافعی وغیرہ سی بلکہ لکھی ہین یہ عبارت تعزیر

کی واسطی منع کرنیکی انتقال سی واسطی خوف کرنی کی لعب اور لہوسی ساتہہ مذہب مجتہدین کی اور دلالت کرتی ہی تعزیر پر عبارت قنیہ کی جو منقول ہی بعض کتب مذہب سے کہ نہین جائز ہی واسطی عامی کے انتقال کرنا مذہب سے طرف دوسرے کی برابر ہین اسمین شافعی اور حنفی یعنی حنفی حنفی مذہب پہ ہی اور شافعی شافعی پر سوال اگر کوی کہی کہ شیخ عبد القادر جیلانی رح حنفی مذہب سے انتقال کیا طرف شافعی کی اور شافعی سی طرف حنبل کی پہر اگر انتقال سے تعزیر ہو تو کیا آپ کیا کری جواب کہی ہین ہم یہہ اول تو صحیح السند ہی نہین ہی اگر بالفرض والتسلیم یون نہین ہی تو کہتی ہین ہم مطلب تعزیر سے یہ مراد ہی کہ مذہب اول اور ثانی کو خلط ملط کری اور مذہب ایک پر استقرار نہ پکڑی یہ اعتراض فی الواقع ہم پر نہین بلکہ تم پر ہی اسلئی کہ تم تو حنفی اور مالکی اور شافعی اور حنبلی کو بہت برا سمجہتی ہو اور آپ محمدی کہلاتی ہو اسی طرح اور فرقی توحیدی اور محمدی کہلاتی ہین پس مابہ الامتیاز درمیان تمہارے اور غیر فرقون مین کچہہ ہی نہین اور اہل سنت اور جماعت نے غیر فرقون سی جدا ہونے کی لئی ان چار مذہبون کو اختیار کیا ہی تا کہ عوام الناس واقع نہون ضلالت اور گمراہی مین اور سبحان اللہ کیا خوب دعوی ہی آپکا کہ تقلید کرنی مذہب کے بدعت اور گمراہی ہی اور دلیل لاتی ہو کہ پیر جیلانی شافعی مذہب سے حنبلی مذہب ہوی

اب اسی دلیل تمہاری سی ثابت ہوا تقلید مذہب کے اس لئی کہ پیر جیلانی حنبلی مقلد تو ہین تمہاری قول سی پس دو دلیل تمہاری سی دعوی تمہارا جو کہتی ہو ابیات یہی ثابت ہے اون سی یہ برہان + کہ ہی تقلید مذہب بدع و طغیان + ہی یہہ سب مجتہد پرست بیان + انکی باتین ہین بدعت و طغیان + نہین اتنا سمجھتی ہین یہہ زندیق + کہ ہی تعمیل حق واجب بہ تحقیق + الحمد للہ ثابت ہوا مدعی ہمارا ساتھہ ابطال مدعی خصم کی اب کافی ہی واسطی ہماری یہہ حدیث شریف من قال لمومنا یا کافر فہو اولی بہ

باب ثانی امام اعظم کی فضیلتون مین

بطریق اختصار کی لکھا ہی شامی وغیرہ مین تحقیق امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ پیدا ہوی تہی سنہ ۸۰ اسی مین بعد ہجرۃ النبویہ کے اور عمر آپکی ستر برس کی تہی اور انتقال کیا ہی آپ نے اس دار الفنا سی طرف دار البقا کی سنہ ۱۵۰ ڈیڑ سو ہجری مین اور پیدا ہوی تہی امام مالک رح سنہ ۹۰ نوی مین او عمر آپکے نواسی ۸۹ برس کی تہی اور فوت ہوی ہین سنہ ایکسو اوناسی مین اور پیدا ہوی ہین امام شافعی رح سنہ ۱۵۰ ڈیڑہ سو مین اور عمر آپ کے چون ۵۴ برس کے تہی اور رحلت کی ہی آپ نے سنہ ۲۰۴ مین اور امام احمد حنبل رح پیدا ہوی ہین سنہ ۱۶۴ ایکسو چونسٹہ مین اور عمر آپکے چوہتر برس کے تہی اور فوت ہوی سنہ ۲۸۱ دوسی اکاسی مین

اور لکھا ہی در مختار مین تحقیق امام اعظم رح نی سنا ہی حدیث کو سات صحابہ
سی اور ملاقات کی ہی بیس صحابہ سی اور نقل کیا ہی ملا علی قاری رح نی شرح موطا
امام محمد رحمۃ اللہ مین اور خوارزمی نی مسند مین کہ اجماع ہے علما کا تابعیۃ ابی حنیفہ
رحمۃ اللہ علیہ پر اور کہا ہی شیخ الاسلام عینی رح نی شرح صحیح بخاری مین کہ
دیکہنا امام حنیفہ رح کا صحابی کو اور روایت کرنی اوس صحابی سی دونون ثابت
ہین بالضرورا ورنہ ماناجاوی قول اسکی منکر کا اور حال عبادت امام صاحب رح
کا در مختار مین لکھا ہی کہ تحقیق امام صاحب نے پڑہی ہی نماز فجر کی ساتہہ وضو
عشا کی چالیس برس اور پچپن حج کئی ہین اور خواب مین آپ کو سو دفعہ دیدار
الٰہی ہوا ہی اور لکھا ہی شامی مین کہ اس مسئلہ کو ذکر کیا ہی حافظ نجم غیطی
نی کہ تحقیق امام رضی اللہ عنہ نی کہا کہ دیکہا مینی اللہ تعالی کو خواب مین ننانوین
بار پہر کہا مینی اپنے نفس مین اگر اب دیکہون کا خدا تعالیٰ کو تو سوال
کرونگا اللہ تعالی سے یہ کہ کون سے چیز سی نجات پاوین کی بندی تیری قیامت
مین عذاب تیری سی کہا امام صاحب نے پہر دیکہا مینی خدا تعالی کو اور سوال
کیا مینی یارب بلند ہی عزت تیری اور پاک ہین نام تیری اور مقدس ہے ذات
تیری کون سی چیز سی نجات پاوین کی بندی تیری قیامت مین عذاب تیری سی

پہر فرمایا اللہ تعالی نی کہ جو کوئی صبح اور شام پڑہی اس دعا کو تو وہ بخشا جاویگا

اور وہ دعا یہہ ہی من قال بعد الغداۃ والعشاء سبحان الواحد الاحد

سبحان الفرد الصمد سبحان رافع السماء بغیر عمد سبحان من

بسط الارض علی ماء جمد سبحان من خلق الخلق واحصاہم عدد

سبحان من قسم الرزق ولم ینس احد سبحان الذی لم یتخذ صاحبۃ

ولا ولد سبحان الذی لم یلد ولم یولد ولم یکن لہ کفوا احد نجا

من عذاب اور کہا ہی امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ نی ان الناس کلہم

عیال ل حنیفۃ فی الفقہ یعنی جمیع آدمی اہل او عیال ہین ابی

حنیفہ کی فقہ مین اور اسی قول کو ذکر کیا ہی سیرت شامی اور ابن حجر مکی اور

شیخ عبد الحق دہلوی اور مجدد الف ثانی وغیرہم نی اور لکہا ہی روضا

مین کہ امام شافعی رح نی پڑہی نماز فجر کی نزدیک قبر امام اعظم رح کی ترک کیا جہر

بسملہ کو اور نہ پڑا قنوت کو واسطی ادب کی اور کہا ہی امام شافعی رح

نی اگر حاجت پڑتی ہی کوئی مجکو تو مین جاتا ہوں قبر ابحنیفہ پر اور پڑہتا

ہوں مین دو رکعت نفل پہر مانگتا ہوں بیچ دعا خدا تعالی سی پس جلد

بر آتی ہی حاجت میری اور کہا ہی امام احمد بن حنبل رح نی کہ تحقیق ابو حنیفہ صاحب

تهی علم اور تقوی اور زہد مین ایسی کہ نہین پوہنچا ہی اونکو کوی اور کہا ہی
ابن مبارک محدث فقیہ نی تحقیق نہین کوی شخص لایق امام ہونی کی بڑہ کر
ابی حنیفہ رح سی اسواسطی کہ یہہ تہی بڑی عالم اور متقی اور پرہیزگار اور فقیہ
اور دانا اور زاہد اور عابد اور لکہا ہی ردمحتار مین ان ابا حنیفة النعمان
من اعظم معجزات المصطفی بعد القران اشتہار مذہبہ بل عامة
بلاد الاسلام بل فی کثیر الاقالیم والبلاد لا یعرف الا مذہبہ
کبلاد الروم والہند والسند وما وراء النہر وسمرقند والملوك
السلجوقیون وبعدہم وخوارزمیون کلہم حنفیون انتہی تحقیق
ابوحنیفہ اعظم معجزات رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی ہین بعد قران کی مشہور ہی
مذہب اوسکا تمام ملک اسلام بلکہ بہت ولایتون مین اور شہرونمین نہیں
معروف ہی کوئی سوای مذہب ابی حنیفہ کی مثلا روم اور ہند اور سند اور
ما وراء النہر اور سمرقند مین اور بادشاہ سلجوقی اور خوارزمی کل حنفی ہین اور
کہا ملا علی قاری نی رسالہ جواب فقال مین ان اتباع ابی حنیفة
قدیما وحدیثا فی الازدیاد فی جمیع البلاد سیما فی بلاد الروم
وما وراء النہر وولایة الہند والسند واکثر اہل خراسان

وعراق مع وجود کثیرین فی بلاد العرب بالاتفاق واظن

انہم یکونون ثلثی المسلمین بل اکثر عند المہندسین بالاتفاق

انتہی یعنی تحقیق اتباع ابی حنیفہ کی بہت زیادتی پر ہی تمام شہرون مین

خصوصا شہرون روم اور ماوراء النہر اور ولایت ہند اور سندہ اور

اکثر اہل خراسان اور عراق مین باوجود موجود ہونی بہتون کی شہرون

عرب کے مین بالاتفاق اور گمان کرتا ہون مین کہ بلاشبہ حنفی ہونگی دو تہائے

تمام مسلمانون کی بلکہ اکثر نزدیک مہندسین کے بالاتفاق اور کہا ہی ابن حجر

مکی کہ صحیح ہے یہہ حدیث ترفع زینۃ الدنیا سنۃ خمسین ومائۃ یعنی زینت دنیا کے اوٹہہ

جاویگی ڈیڑہ سو برس مین اسلئی لائق شان ابی حنیفہ پر اور کہا ہی شمس الدین ائمہ کردری نی تحقیق یہہ حدیث محمول ہے

ابی حنیفہ پر اسلئی کہ فوت ہوی ہین سنہ ۱۵۰ ڈیڑہ سو ہی مین اور لکہا ہی شامی

مین کہ روایت کی ہی مسلم نے ابی ہریرہ سی لو کان الایمان عند الثریا

لذهب بہ رجل من ابناء فارس حتی یتناولہ یعنی اگر ہوتا ایمان

نزدیک ثریا کی البتہ جاتا اوسکو ایک رجل ابناء فارسی یہانتک کہ لاتا اوسکو

اور روایت کی ہی شیخین نے ابی ہریرہ سی قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ

والذی نفسی بیدہ لو کان الدین معلقا بالثریا لتناولہ رجل من

من ابنا فارس یعنی فرمایا رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم نے قسم ہے مجکو خدا تعالیٰ کی کہ جان میری قبضے مین ہے اگر ہوتا دین معلق ساتھ ثریا کی البتہ لاتا اوسکو ایک شخص ابنا فارس سے اور نہین ہے مراد فارس سے بلاد معروف بلکہ ایک قبیلہ ہے عجم سے اور تحقیق تھے دادا ابی حنیفہ کی قبیلہ فارس سے اتفاق ہے اکثر وں کا اسپر اور کہا ہے حافظ سیوطی نے یہہ حدیث جو روایت کی شیخین نے صحیح ہے واسطے اشارہ کی طرف ابی حنیفہ کی اور شرالمسیت منقول ہے علامہ شامی سے جو شاگرد ہین حافظ سیوطی کی تحقیق جو حدیث مروی ہے شیخین سے شان ابحنیفہ مین ہے نہین شک اسمین تمام ہوا مطلب و مختار کا لیس بموجب سندون شریعت کی بخوبی رد اور مردود ہوا قول اوس شخص کا جو کہتا ہے **ابیات** بوحنیفہ کی فضل مین یعنی * وضع کرتی ہین بات بمعنی * نسبت افضل البشر مہمات * کرتی ہین آہ اپنی موضوعات * بوحنیفہ کی وصف مدحت مین * نہ لکھین بے سند خرافاتین * ہین یہہ سب مجتہد پرست میان انکی باتین ہین بدعت وطغیان * یہہ ہی مثل روافض سفاک * مدح وذم مین ہوے تمام ہلاک * سمجو اہل تواصب جال * ہو گئی ہین یہہ مستحق ضلال * نعوذ باللہ من ذلک امام صاحب کے تعریف کرنی خرافاتین ہین اور گمراہی اور ضلالت ہے اور دیکھا جاے

انصافسی اس طاغی لامذہب باغی نی کیا کیا جھوٹ اور بہتان لکھا ہی اور
مینی تو اس رسالہ مین تہوڑا سا حال کذب و سلکی کا لکہا ہی اور امام رحمۃ اللہ علیہ
کی تعریف مین مسافران کرام یہہ شعر کہتی ہین بیت حسبی من الخیرات ما
اعدونہ ٭ یوم القیامۃ فی رضی الرحمان ٭ دین النبی محمد خیر الوری ٭ ثم اعتقادی
مذہب النعمان ٭ اور لکہا ہے مختار شرح در مختار مین اور اسی طرح ہزار ہا کتب
مین امام اعظم رح کی بہت بہت مناقب لکھی ہین اگر کسی کو رغبت ہو تو
مطالعہ کری کتاب خیرات الحسان فی ترجمۃ حنیفۃ النعمان جو تصنیف ہے
علامہ ابن حجر مکی کی اور کتاب تبیض الصحیفہ فی مناقب ابی حنیفہ جو تصنیف
ہی علامہ سیوطی کی اور کتاب تنویر صحیفہ فی مناقب ابی حنیفہ جو تصنیف
ہی علامہ یوسف بن عبد الہادی حنبلی کے اور کتاب انتصار لامام ائمۃ
الامصار جو تصنیف ہی سبط ابن جوزی کی اور کتاب عقود الجمان فی مناقب
النعمان جو تصنیف ہی محمد بن یوسف شامی شافعی کے اور قلائد العقیان فی
مناقب ابی حنیفۃ النعمان وغیرہا کا پس اب چشم انصاف اور غور سی دیکہنا
چاہی کہ ثابت ہوئی تابعیت ابی حنیفہ رح کے تو ظاہر ہوئی فوقیت ابی حنیفہ رح
کی آئمہ ثلاثہ پر ساتہہ دلیل قولہ علیہ السلام کی خیر القرون قرنی ثم الذین یلونہم

چنانچہ کہا ہی ملا علی قاری نی شرح فقہ اکبر مین والحاصل ان التابعین افضل

الامة بعد الصحابة لقوله علیه السلام خیر القرون قرنی ثم الذین یلونهم

ثم الذین یلونهم فنعتقد ان الامام الاعظم والهمام الاقدم ابا حنیفة

رضی الله تعالی عنه افضل الائمة المجتهدین واکمل الفقهاء فی علوم الدین

ثم الامام المالک رضی الله تعالی عنه فانه من اتباع التابعین ثم الامام

الشافعی رح لکونه تلمیذ الامام المالک بل تلمیذ امام محمد ثم الامام احمد

بن حنبل رح فانه کالتلمیذ للشافعی رحمهم الله علیهم اجمعین آمین یا ارحم الراحمین

خاتمہ والسلام علی من اتبع الهدی بعد سلام بر بر روشن ضمیر النامخفی و محتجب

نرہی کہ اس ہیچمدان نی طالبعلمی کے دنون مین اس رسالہ کو تالیف کیا ہی ساتھ اختصار

کی بسبب عدم فرصت اور کم میسر ہونی کتابون کی لیکن بوجود اختصار کی بقصد سے مثل

خطو لائقی یہان تقلیدین واسطی اولی الابصار کی اور مینی ترجمہ مین لفظ لفظ

کا لحاظ نہین کیا ہی کوی اسپر اعتراض نکری بلکہ مطلب لکہا ہی اور زبان

اردو مین کہا گیا ہی واسطی سمجہنی عوام الناس کے **تنبیہ** اور جاننا چاہیے

لفظ عامی کا جو مسطور ہوا ہی اول مین مقابل ہے مجتہد کی اب اس سے

چاہیین شرطین اجتہاد کی کہ ہو عالم حاوی کتاب العدیہ ساتہہ معانی اوسکے

کی لغۃ اور شرعا اور حاوی ہو اوسکی اقساموں پر مثل خاص اور عام
اور مشترک اور ماول کی اور مثل ظاہر اور نص اور مفسر اور محکم کے
مثل عبارت النص اور اشارت النص اور دلالت النص اور اقتضاء النص کے
اور مثل خفی اور مشکل اور مجمل اور متشابہ کی اور مثل حقیقت اور مجاز اور تصریح
اور کنایہ کی اور مثل معرفت موضع اور معانی اور ترتیب اور احکام کے اور اسی طرح
یہہ اسی اقسام ہوتی ہین اور مثل ناسخ اور منسوخ کے اور حاوی ہو علم حدیث پر مع اقسام اوسکے
کی مثل حسن اور صحیح اور مرسل اور موقوف اور مقطوع اور منقطع اور مدرج اور مشہور
اور غریب اور معنعن اور مفصل اور شاذ اور منکر اور معلل اور مدلس اور مضطرب
اور مقلوب اور موضوع اور مثل ناسخ اور منسوخ کی اور حاوی ہو معرفت اجماع اور
جمیع مواقع اجماعوں پر اور اقوال صحابہ اور مجتہدین پر اور اختلافات اور مرجح اور
غیر مرجح پر اور جرح اور قدح پر اور تمام وجوہ قیاس پر اور اسیطرح بہت شرائط جو ہین
مذکور علم اصول ہین اور حال قیاس کا یہہ ہے چنانچہ تصریح کی ہے علمانی جیساکہ نقل کیا ہی صاحب
بحر الرائق نی رسالہ زینیہ مین و باب القیاس مسدود فی زماننا انما للعلماء النقل
من اہل مذہبہم من کتب المعتمدۃ کما صرح بہ و دروازہ قیاس کا بند ہی زمانہ
ہمارین نیست و اسطے علماء کے نقل ہی اپنی اپنی مذہب سے جیساکہ تصریح کیا علمانی اسی مسئلہ کو

اور کہا صاحب مختار نے مجتہد مطلق کم ہی زمانہ ہمارے میں پھر اگر تمام شرائط کسی میں پائی جاویں
تو وہ مجتہد ہے اور نہیں ضرور ہے اوسپر تقلید کرنی کسی اور مجتہد کی اور باقی سب مسلمانوں پر تقلید ضرور

اور لابدی ہے اللهم لا تزغ قلوبنا بعد اذ هديتنا وهب لنا من لدنك رحمة انك انت

الوهاب هذا الخاتمة ما قصدته وتمام ما اردته ونسئل الله العافية في الدنيا والآخرة وان يختم

لنا بالحسنى ويبلغنا المقام الاسنى ويحفظنا من هذا المحل الادنى ويرزقنا المكان الاعلى فانه

الناصر والمولى والحمد لله اولا وآخرا والصلوة على نبيه محمد ظاهرا وباطنا وعلى آله واصحابه

وائمة المجتهدين وعلى الامام الاعظم الهمام الاقدم ابي حنيفة رضي الله عنه افضل الائمة المجتهدين

واكمل الفقهاء في علوم الدين وعلى تابعيهم اجمعين امين يا رب العالمين اللهم اغفر وارحم لمؤلفه

تمت

ولوالديه ولكاتبه ولقاريه وسامعه ولمحبيه يا ارحم الراحمين